بسم اللہ الرحمن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۱

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم — چہارشنبہ

جلد ۳۱ | ۱۵؍ ماہ فتح ۱۳۲۲ ہش | ۱۶؍ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ | ۱۵؍ دسمبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۹۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳؍ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو خدا تعالیٰ کے فضل سے درد نقرس سے آرام ہے۔ اور اب حضور چل پھر سکتے ہیں۔ لیکن آج کسی قدر کھانسی اور ضعف کی شکایت رہی۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کو بخار درد اور بے چینی میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کو کل سے پھر دل کے ضعف اور درد کا دورہ ہو گیا۔ آج دوپہر کو بھی درد کی تکلیف رہی احباب دعائے صحت کریں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ میں بفضل خدا خیر و عافیت ہے۔ الحمد للہ

آج صبح ۹ بجے آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب بذریعہ کار دہلی تشریف لے گئے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۶؍ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ

جلسہ سالانہ کے ایام کا کوئی لمحہ ضائع نہیں کرنا چاہیئے

(۲)

گذشتہ سے پیوستہ پرچہ میں جلسہ سالانہ کی مقدس تقریب کی اہمیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں پیش کرتے ہوئے یہ گذارش کی گئی ہے۔ کہ احباب جماعت پر جلسہ گاہ سے متعلق جو فرض عائد ہوتا ہے۔ اُسے کس طرح باحسن ادا کرنا چاہیئے مختصراً یہ کہ پروگرام میں درج شدہ وقت تک ضرور جلسہ گاہ میں پہنچ جانا چاہیئے۔ اور جلسہ کے ختم ہونے تک جم کر اور توجہ سے ساری تقریریں سننی چاہئیں۔ اگر کسی فطری حاجت کیلئے اٹھنا پڑے۔ تو فارغ ہونے کے بعد جلد سے جلد واپس آجانا چاہیئے۔ اور پھر جہاں جگہ ملے۔ بیٹھ جانا چاہیئے۔ دوسروں کے اوپر سے پھلانگتے ہوئے آگے نہیں بڑھنا چاہیئے۔

غرض ان اوقات میں جبکہ جلسہ شروع ہو اور تقریریں ہو رہی ہوں۔ کسی احمدی کو سوائے ان کے جو فرائض کی ادائیگی کیلئے مقرر ہوں۔ جلسہ گاہ سے باہر نہیں رہنا چاہیئے۔ تاکہ ان روحانی فوائد سے کوئی محروم نہ رہے۔ جو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حاصل ہو سکتے ہیں اور جن کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت یہ روحانی جلسہ مقرر فرمایا ہے

احباب کرام کو یاد ہوگا کہ گذشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خواتین کے جلسہ میں تقریر فرمانے کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ تو بہت سے لوگوں کو راستہ میں اِدھر اُدھر دیکھ کر حضور کو کس قدر تکلیف ہوئی تھی۔ حضور کی تکلیف سے اس تکلیف کو کوئی نسبت نہیں دی جا سکتی۔ جو ایک باپ کو اس وقت ہوتی ہے۔ جبکہ وہ دیکھے۔ کہ اس کا کوئی بچہ جسے اُس نے سکول بھیجا۔ سکول نہیں گیا۔ بلکہ اِدھر اُدھر آوارہ پھر رہا ہے۔ یا اس باپ کو ہوتی ہے۔ جو اپنے بچے کو کسی ضروری کام کے لئے بھیجے۔ مگر وہ راستہ میں ہی کھیل کود میں مصروف ہو جائے۔ کیونکہ اول تو ماں باپ کو اپنی اولاد سے اتنی محبت نہیں ہو سکتی۔ جتنی خدا کے خاص بندوں کو اپنے دامن سے وابستہ انسانوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ دوسرے ماں باپ کے پیش نظر عموماً بچہ کی جسمانی بہتری اور بھلائی ہوتی ہے۔ لیکن روحانی اور دینی راہ نما اپنے پیروؤں کو نہ صرف دنیوی طور پر بلکہ روحانیت میں بھی اعلیٰ مرتبہ پر پہنچانے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کسی کی ذرا سی کوتاہی اور سستی کو دیکھ کر بھی ان کا دل بہت کڑھتا ہے۔

اس بات کے پیش نظر غور فرمایئے کہ جب سال بھر میں صرف ایک دفعہ وہ چند مبارک ایام میسر آتے ہیں۔ جن میں ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کا خاص موقعہ ملتا ہے۔ اور خاص دعائیں کرنے کی گھڑیاں میسر ہوتی ہیں۔ پھر جنہیں خدا تعالیٰ یہ توفیق عطا فرمائے۔ کہ دنیا کے دھندوں سے پیچھا چھوڑ کر دارالامان پہنچ جائیں۔ ان میں سے اگر کوئی اِدھر اُدھر اپنا کوئی لمحہ ضائع کرتا ہوا نظر آئے۔ تو یہ بات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے کس قدر ناگوار خاطر ہو سکتی ہے۔ اور وہ انسان کس قدر قابل افسوس ہے۔ جو روپیہ اور وقت خرچ کر کے اور سفر کی صعوبتیں اٹھا کر آتا ہے۔ لیکن محض اپنی سستی اور کسل کی وجہ سے نہ صرف کچھ حاصل نہیں کرتا۔ یا جتنا اُسے حاصل کرنا چاہیئے۔ اتنا نہیں کرتا۔ بلکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنتا ہے۔

پس احباب کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ کہ جلسہ سالانہ کے ایام فیضان الٰہی اور خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے لحاظ سے نہایت بابرکت ایام ہیں۔ مگر الٰہی کے لئے جو ہمہ تن اس کیلئے کوشاں ہوں۔ اور جن کے پیش نظر اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے یہی مقصد ہو جو ربانی باتیں سننے اور انہیں دل میں جگہ دینے کے لئے بھوک پیاس اور تھکاوٹ کی کوئی پرواہ نہ کریں۔ جن کا دن کا شغل جلسہ گاہ میں ایسے حقائق اور معارف سننا ہو۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے والے ہوں۔ اور رات کا بڑا حصہ اپنے خالق و مالک کے حضور کھڑے ہو کر دعائیں کرنے اور تہجد پڑھنے میں گذرے۔ لیکن جو ایسا نہیں کرتے۔ اور بغیر کسی اشد مجبوری کے ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ غفلت اور سستی میں وقت گذار دیتے ہیں۔ دن میں اِدھر اُدھر پھر پھرا کر اور راتوں کو سو کر یہ ایام ختم کر دیتے ہیں۔ ان کے لئے نہایت ڈر اور خوف کا مقام ہے۔ اور خطرہ ہے۔ کہ وہ نہ صرف کچھ حاصل کرنے سے محروم رہیں۔ بلکہ انکے دلوں پر ایسا زنگ لگ جائے جو دور نہ ہو سکے۔

اسی وجہ سے گذشتہ سال کئی ہزار کے مجمع میں سے کچھ لوگوں کا بھی جلسہ گاہ سے باہر پھرنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے بہت ناگوار ہوا۔ اور اسی وجہ سے نظارت دعوۃ و تبلیغ احمدی جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو اب کے بار بار اس طرف توجہ دلا رہی ہے۔ کہ جلسہ سالانہ پر آنے سے قبل جلسہ میں آنے والے اصحاب اور مستورات سے اس بات کا پختہ عہد لے لیا کریں۔ کہ وہ تقریروں کے اوقات میں بجز طبعی حوائج اور ضرورت حقہ کے جلسہ گاہ سے غیر حاضر نہیں ہوا کریں گے۔

یہ عہد نہایت ضروری اور اہم ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے احباب جماعت جو خرچ اور تکلیف برداشت کریں۔ وہ رائیگاں نہ جائے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ احباب جماعت اپنی روحانیت اور معرفت میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کر سکیں اس سلسلہ میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کی اس تجویز پر بڑے اہتمام اور بڑی احتیاط کے ساتھ عمل کرنا چاہیئے۔ بلکہ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان ایام جلسہ سالانہ میں اپنی اپنی جماعتوں کو قیام گاہ سے ہمراہ لے کر مقررہ وقت پر جلسہ گاہ میں پہونچ جایا کریں

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس طرح جہاں جلسہ گاہ میں جماعتوں کا داخلہ نظام کی خوبی اور عمدگی ظاہر کریگا۔ وہاں سب کے سب احباب کے لئے جلسہ کی برکات حاصل کرنے کا موجب ہوگا۔ اور کوئی شخص اپنی سستی یا ناواقفیت کیوجہ سے اصل مقصد اور مدعا کے حصول سے محروم نہ رہیگا

عام طور پر جلسہ گاہ میں بروقت نہ پہنچنے والے یا وہاں جم کر نہ بیٹھنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو جماعت میں نئے داخل ہوتے ہیں اور جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات کا کما حقہ علم نہیں ہوتا۔ جو سالانہ جلسہ کے متعلق حضور نے فرمائے ہوئے ہیں۔ ایسے لوگوں کو جہاں ضروری آداب سے آگاہ کرنا دوسرے اصحاب اور خاص کر جماعتوں کے ذمہ وار کارکنوں کا فرض ہے۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ان کو جلسہ گاہ میں لے جانے کا خاص خیال رکھا جائے۔ اور یہ اسی طرح ممکن ہے۔ کہ امرا اور پریذیڈنٹ صاحبان اپنی جماعت کے ان تمام افراد کو جو جلسہ میں شریک ہونے کے لئے تشریف لائیں۔ ایک وقت مقررہ پر اپنی اپنی قیام گاہ میں جمع ہو جانے کی تاکید کریں۔ پھر سب کو ساتھ لے کر جلسہ گاہ میں پہنچیں اور اگر کوئی وقت پر نہ پہونچے۔ تو اس سے باز پرس کی جائے۔ اس طرح ایک نظام کے ماتحت جلسہ کے ایام گزارنے کی وجہ سے ایسی تربیت بھی حاصل ہوگی۔ جو نہایت ضروری ہے۔ اور جس کے انشاء اللہ بہت اعلیٰ نتائج رونما ہوں گے۔

غرض اس بات کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جلسہ سالانہ کے ایام کا کوئی لمحہ کسی احمدی کا ضائع نہ ہو۔

چندہ جلسہ سالانہ جلد ادا کیا جائے

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ یہ چندہ لازمی چندہ ہے۔ اور اسے ادا کرنا ہر احمدی کا فرض اولین ہے۔ چونکہ خدا کے فضل وکرم سے جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے جس کے انتظامات ابھی سے شروع کر دیئے گئے ہیں۔ اور روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ مگر وصولی چندہ کی رفتار نہایت غیر تسلی بخش ہے۔ لہذا تمام عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ جلد سے جلد وصول کر کے ارسال فرمائیں۔ تاکہ انتظامات جلسہ سالانہ میں کوئی روک پیدا نہ ہو۔

ناظر بیت المال

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی پٹیالہ میں تشریف آوری

۹ر دسمبر کو ملٹری سیکرٹری صاحب بہادر ہز ہائی نس گورنمنٹ پٹیالہ نے جناب بابو بشیر احمد صاحب ایم۔ اے انکم ٹیکس آفیسر کو اطلاع دی۔ کہ آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کل ڈیڑھ بجے دن کے پٹیالہ تشریف لا رہے ہیں۔ اور صاحب ممدوح نے بذریعہ تار خواہش فرمائی ہے۔ کہ جمعہ کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کریں گے چنانچہ جناب چودھری صاحب، ڈھائی بجے مہمان خانہ خاص حضوری موتی باغ سے جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ پٹیالہ کے قبضہ میں چونکہ کوئی مسجد نہیں ہے۔ اس لئے نماز جمعہ بابو بشیر احمد صاحب موصوف کے مکان پر ادا کی جاتی ہے۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ سامانہ، سنور۔ اور نابھہ کے احمدی احباب جن کو مجلس خدام الاحمدیہ پٹیالہ نے اطلاع دے دی تھی۔ معہ چند غیر احمدی اصحاب کے شامل ہوئے۔ حسب خواہش افراد جماعت خطبہ جمعہ و امامت جناب چودھری صاحب نے فرمائی۔ خطبہ علیحدہ بغرض اشاعت ارسال خدمت ہوگا۔ بعد اختتام نماز چودھری صاحب کا بطور یادگار فوٹو لیا گیا۔

جماعت احمدیہ پٹیالہ دعا گو ہے۔ کہ صاحب ممدوح کی تشریف آوری جماعت ہائے ریاست پٹیالہ اور نابھہ کے لئے دینی و دنیوی برکات کا موجب ہو۔ اور جناب چودھری صاحب ممدوح کے برادر عزیز کو شفائے کامل عطا فرمائے۔ نیز چودھری صاحب ممدوح کو دینی و دنیوی ترقیات بیش از بیش عطا فرمائے۔ خاکسار ایم عبد اللطیف خان تاثیر

محض خدا کے لئے قربانیاں کرنیوالی جماعت

(۱) مولوی سعد الدین صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی گوجر خاں لکھتے ہیں۔ حضور چاہتے ہیں۔ کہ اس سال نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کے ساتھ وعدے ہوں۔ تعمیل ارشاد میں حسب ذیل وعدے پیش حضور ہیں۔ والدم حضرت مولوی فضل الدین صاحب رضی اللہ عنہ -/۱۰ اپنی طرف سے ۳۰۰۔ اہلیہ نور الٰہی بیگم صاحبہ ۱۲۔ ضیاء الدین پسرم ۸۔ والدہ مرحومہ ضیاء الدین صاحب ۵۳۔ میری طرف سے سال چہارم سے سال نہم تک ہر سال اضافہ کر کے ۱۲۲۔ کل میزان ۵۰۵ دل میں تو خواہش ہے۔ کہ اس سے زیادہ دوں۔ مگر آمد جو اس وعدہ کا ۱/۲ حصہ ہے۔ اور مالی تنگی روک ہے۔ اس لئے اس دلی حسرت کے ساتھ گزارش ہے۔ کہ حضور قبول فرمائیں۔ اور دعا فرمائیں (۲) بابو علی احمد صاحب انسپکٹر واچ ریلوے انبالہ لکھتے ہیں۔ اپنا و اپنی اہلیہ صاحبہ کا وعدہ سال نہم ۱۲۰ ادا ہو چکا۔ سال دہم کے لئے ۲۵۰ کا وعدہ ہے۔ جو مارچ تک انشاء اللہ ادا کر دوں گا۔ (۳) عبد الحمید خان صاحب ہیڈ ٹیچر اجمیر لکھتے ہیں خطبہ پڑھ کر وعدہ ۳۵ روپے کا ہے۔ جو گزشتہ سال سے تین گنا ہے۔ (۴) عبد الرزاق خان صاحب موٹر والا رہتک لکھتے ہیں۔ میں نے سال نہم میں ۱۵ روپے دیئے تھے۔ حضور کا بصیرت افروز خطبہ پڑھ کر ایک سو روپیہ سال دہم کا دوں گا۔ اور جلسہ سالانہ پر یہ رقم پیش حضور کروں گا۔ حضور دعا فرمائیں۔ (۵) مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ۵۸/۸ کو پے اور اہلیہ صاحبہ مولوی صاحب موصوف ۷۵ روپے۔ یہ رقم سال نہم کی رقم پر ۳ گنا اضافہ ہے۔ (۶) ماسٹر خیر الدین صاحب پنشنر آپ نے باوجود پنشن پر آنے کے اپنے ملازمت والے چندہ میں کمی نہیں کی۔ بلکہ اس پر اضافہ کرتے چلے آئے ہیں۔ حضور کے خطبہ کے پیش نظر سال دہم میں ۳۰۶ کی رقم کا وعدہ کرتے ہیں۔ جو گزشتہ سال کی رقم سے ڈیوڑھی ہے۔ (۷) حاجی عبد الکریم صاحب لکھنؤ لکھتے ہیں۔ حضور میری صحت بہت خراب ہے۔ اور مقروض بھی ہوں۔ مالی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ مگر حضور کا خطبہ پڑھ کر دل کہتا ہے۔ کہ آگے بڑھو۔ لہذا ۲۱۰ روپے سال دہم کے لئے وعدہ ہے۔ جو گزشتہ سال سے دوگنا سے زیادہ ہے۔ تحریک جدید کے مجاہد حضور کا ارشاد ذیل اپنے دل پر لکھ لیں۔ اور اس پر عمل کریں۔ فرمایا "اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں آگے بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ عظیم الشان موقعہ عطا فرمایا ہے۔ اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو۔ اور خدا تعالیٰ کے بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و دل کی پروا نہیں کیا کرتے۔ اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دو۔ اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو۔ کہ بے شک دنیا میں دنیوی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں۔ لیکن محض خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردہ پر سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں۔ اور وہ اس قربانی میں ایسا۔۔

درخواست دعا

جملہ بزرگان جماعت و احمدی احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ میرے عزیز و محبوب بھائی چودھری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ جمشید پور کے لئے درد دل سے دعا کی جائے۔ کہ حضرت شافی مطلق محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ آنعزیز کو شفائے عاجلہ و صحت کاملہ مرحمت فرمائے آمین

آنعزیز کو کئی سال سے بائیں گھٹنے میں شدید درد ہے۔ بعض ماہرین تشخیص امراض کا خیال ہے۔ کہ گھٹنے کے نیچے نئی ہڈی بن رہی ہے۔ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۴۳ء آنعزیز کا پاؤں غسل خانہ میں پھسل گیا۔ اور وہی گھٹنہ جس میں مدت مدید سے درد تھا ٹوٹ گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرمائے آمین خاکسار احمد شکر اللہ خان عزیز از ڈسکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا روحانی جلسہ سالانہ اور اسکے آداب

جلسہ سالانہ کے ایام میں زیادہ سے زیادہ روحانی برکات حاصل کرنے اور ان ایام کا کوئی بھی لمحہ ضائع نہ ہونے دینے کے متعلق جو تحریک کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کا حسب ذیل مضمون نہایت دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائیگا۔ یہ مضمون اپنے مفید مطالب اور اہم ہدایات کی وجہ سے اس قابل ہے۔ کہ جماعت کے لکھے پڑھے احباب اس کا بغور مطالعہ کریں۔ اور دوسروں کو خاص پر پڑھائیں یا سنائیں

ایڈیٹر

جیسا کہ "الفضل" مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۴۳ء میں لکھا گیا ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے ایام کا کوئی لمحہ ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ میں احباب کی خدمت میں چند باتیں اس بارہ میں پیش کرتا ہوں۔

سب سے پہلے ضروری بات یہ ہے۔ کہ ہم جلسہ میں شامل ہونے کی نیت کو درست کریں۔ یعنی ہم وہی نیت بنائیں۔ یا اسی نیت کے ساتھ جلسہ میں شامل ہونے کے لئے قدم اٹھائیں۔ جس سے وہ اغراض پورے ہوں۔ جن کے لئے یہ جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم فرمایا ہے۔ پھر ہم اس کوشش میں لگ جائیں۔ کہ ان مقاصد کے راستہ میں جو روکیں ہوں۔ وہ دور ہوں۔ اور حصول کے لئے ذرائع میسر آجائیں۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل باتیں میرے نزدیک مفید معلوم ہوتی ہیں

(۱) ان ایام کے لئے اپنا کوئی ایسا ساتھی چنیں جو دین کے کاموں میں چست ہو۔

(۲) قادیان میں قیام کے دنوں میں بھی زیادہ ان لوگوں کی معیت اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ جن کا نمونہ اعلیٰ درجہ کا ہو۔

(۳) قادیان میں آکر پیاسوں کی طرح کی زندگی بسر کریں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ روحانی پانی کی تلاش ہو۔

(۴) نمازوں کو با جماعت اور سنوار کر ادا کرنے کا التزام ہو۔

(۵) جلسہ گاہ میں جہاں پاک اور ضروری تعلیمات کا انتشار ہوتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ حاضر رہنے کی کوشش کریں۔

(۶) دعائیں زیادہ کرنی چاہئیں۔ خصوصاً اپنی معرفت کے اضافہ کے لئے اور نیکیوں کی توفیق ملنے اور اسلام کی خدمت کی توفیق حاصل ہونے کے لئے اپنی اولاد کے نیک اور متقی ہونے اور انجام بخیر کی بھی دعا کرنی چاہیئے۔

مندرجہ بالا باتوں کے حصول کے لئے میرے نزدیک مندرجہ ذیل امور انشاء اللہ مفید ہوں گے۔

(۱) ہر اک قسم کے نشہ کی عادت کو ترک کیا جائے۔ مثلاً نیند ایک نشہ ہے۔ اس میں کمی کرنے کی پہلے سے ہی مشق کی جائے۔ حقہ نوشی ایک نشہ ہے۔ یہ غافل بنانے کا بھی ہے۔ ایسا ہی چائے نوشی ایک نئی طرز کا نشہ ہے۔ جس کے لوگ زیادہ خوگر ہو رہے ہیں۔ گو چائے حلال ہے۔ لیکن اس کا ایسا عادی ہونا کہ اگر کسی وقت نہ ملے۔ تو اس کے حصول کے لئے بڑے سے بڑے مفید کام کو بھی ترک کر دیا جائے۔ دوسرے نشوں کی طرح کا نشہ بن جاتی ہے۔

(۲) شکم پُری یہ بھی ایک نشہ ہے۔ لوگ دراصل زبان کے چسکہ کی وجہ سے ضرورت سے زیادہ غذا کھانے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اس مقدار سے کم غذا کھا کر زندہ رہ سکتے ہیں۔ پس ان ایام میں جہاں تک ہو سکے زیادہ شکم پُری نہ کی جائے۔ اس کے نتائج بہت خراب ہوتے ہیں۔ مثلاً (الف) سستی پیدا ہو جاتی ہے۔ متعفن ہوائیں خارج ہوتی ہیں۔ دماغ لطیف باتوں کے اخذ کرنے سے قاصر رہ جاتا ہے۔

(ب) معدہ میں خراش ہونے کے باعث دردشکم اور ضرورت دوا پیدا ہو جاتی ہے۔ معدے کی خراش کے نتیجہ میں ترش ڈکار آنے لگتے ہیں۔ اور گلے کی سوزش ہو جاتی ہے۔ جو نزلہ اور زکام اور پھر کھانسی میں منتقل ہو جاتی ہے۔ اس طرح ہر ایسا شخص جہاں خود تکلیف میں مبتلا ہو کر ضروری کاموں کی سرانجام دہی سے معذور ہو جاتا ہے وہاں اپنی کھانسی اور زکام کے باعث دوسروں کو بھی نقصان پہونچانے کا موجب ہوتا ہے اول دوسروں کو زکام لگا کر دوم کھانس کھانس کر حاضرین کے تقاریر سننے میں مخل ہو کر اور رات کو ساتھیوں کی نیند خراب کر کے۔

(۳) سردی سے بچنے کا پورا سامان کر کے سفر اختیار کرنا چاہیئے۔ خصوصاً پاؤں کو سردی سے زیادہ سے زیادہ بچایا جائے۔

(۴) جب کسی کے معدہ میں خلل ہو یا زکام ہو جائے۔ تو اس کے علاج کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

(۵) نزلہ اور زکام کا ایک سبب یہ بھی ہے۔ کہ جس طرح برف آلود پانی پینے سے بعض لوگوں کو نزلہ زکام ہو جاتا ہے اسی طرح بعض لوگوں کو تیز گرم چائے یا زیادہ میٹھے والی۔ ناقص دودھ والی اور زیادہ مقدار میں پینے سے بھی پہلے گلے میں خراش ہوتی ہے۔ پھر زکام ہو جاتا ہے۔

(۶) پھر یہ دعا جلسہ کے ایام شروع ہونے سے شروع کر دینی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ ایسی باتوں کے سننے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو روحانی اور جسمانی مقاصد کے لئے مفید ہو

(۷) پھر یہ بھی دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ نیک باتیں سنانے والوں کی صحت میں برکت دے۔ تا وہ اچھی سے اچھی باتیں سنا سکیں۔ اور جو وقت ان کے سنانے کا مقرر ہو۔ عین اس وقت کے اندر اندر اپنے کلام کو ختم کر دیں۔

(۸) پھر یہ دعا بھی کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم بھوک اور پیاس کے باوجود مفید باتوں کو سن سکیں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ جو کوئی بھوک اور پیاس کی شدت برداشت کر کے پروگرام میں دینی مشاغل میں حصہ لے گا۔ اللہ تعالےٰ خود اس کا حافظ و نگران ہوگا کہ اس کی جان میں مال میں اور اولاد میں برکت دے۔

میں احباب کی خدمت میں اس زمانہ کے نہائت عظیم الشان نبی کے وقت کی یہ بات پیش کر کے اپنی معروضات ختم کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں۔ کہ احباب میرے لئے بھی دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ میرے تمام گناہ بخشدے اور انجام بخیر فرمائے۔ وہ واقعہ یہ ہے۔

جلسہ سالانہ کا موقعہ تھا۔ یعنی ۱۹۰۹ء کا جلسہ سالانہ۔ خاکسار بھی اس میں حاضر ہوا۔ اور خاکسار اپنی جماعت پٹیالہ کا سیکرٹری تھا۔ ایک روز اعلان ہوا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کا اجلاس ہوگا۔ جس میں باہر کی تمام جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹری صاحبان کا حاضر ہونا ضروری ہے۔ اور یہ اجلاس مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب وعشاء ہوگا۔ چنانچہ خاکسار بعد ادائے نماز مغرب وعشاء مسجد مبارک میں بیٹھا رہا۔ کہ ابھی اجلاس ہوگا۔ کہیں غیر حاضر نہ ہو جاؤں۔ گو بھوک خوب لگ رہی تھی تاہم حاضری کو مقدم جانا انتظار کرتے کرتے بہت وقت گزر گیا۔ جہاں تک میں اپنی یاد سے کہہ سکتا ہوں تین گھنٹہ سے زیادہ ہی وقت گزرا ہوگا۔ اعلان حاضری کے بعد اور بھوک کی شدت کا بہت خیال ہوا مگر بعد ایک سخت بند تھا۔ جس کا توڑنا مشکل نظر آیا۔ اور بیٹھا رہا۔ آخر اہل الرائے اصحاب یکے بعد دیگرے آئے۔ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم۔ اور مولوی محمد علی صاحب کے چہرے مجھے یاد ہیں۔ ایسا ہی خان صاحب منشی برکت علی صاحب شملوی کا چہرہ بھی یاد ہے۔ گو یہ معزز احباب اعلان شدہ وقت سے کم از کم تین گھنٹہ بعد آئے۔ لیکن میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ بھی میری طرح بھوکے ہی تھے۔ یا پیٹ بھر کر آئے تھے۔

الغرض اجلاس شروع ہوا۔ اور قریب بارہ بجے کے ختم ہوا۔ اس وقت تک مجھے نہ صرف بھوک ہی تھی۔ بلکہ خیال کرتا ہوں۔ کہ ضعف بھی ہو گیا تھا۔ لنگر بند ہو چکا تھا۔ میں اپنی قیام گاہ میں واپس آیا ہی تھا کہ کمرہ کے دروازہ پہ دستک ہوئی۔ اور آواز آئی۔ کہ کسی دوست نے اگر کھانا نہیں کھایا۔ تو اب کھالیں۔ دروازہ کھول کر میں باہر آیا۔ تو مجھے باہر لے جایا گیا۔ اور جو کچھ اس وقت میسر آیا۔ شکر کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھ کھایا۔ اگلی صبح کو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ وقت کا پیارا نبی مسجد مبارک کے چھوٹے زینے کی چوکھٹ پر کھڑا ہے۔ اور حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ اور بعض اور عمائد سامنے موجود ہیں۔ حضور والا پرجوش طریق سے فرما رہے ہیں۔ کہ رات کو کھانے کا انتظام اچھا نہ تھا۔ معلوم ہوتا ہے مہمان بھوکے رہے ہیں۔ مجھے رات کو (شب کے ابتدائی حصہ میں) الہام ہوا یایھا النبی اطعم الجائع والمعتر۔ یعنی اے نبی تو بھوکے اور مضطر لوگوں کو کھانا کھلا۔

کتنی لوگ اس الہام کے ماتحت کھانا کھانے والے ہوں گے۔ گو مجھے چند کی تعداد ہی معلوم ہے۔ جو اس وقت لنگر خانہ میں گئے تھے۔ مگر میں خیال کرتا ہوں۔ کہ بھوک کی شدت برداشت کرنے کے لحاظ سے میرے جیسا شاید ہی کوئی دوسرا ہو۔ اور وہ بھی ایک حکم کے ماتحت۔

مستقل چندوں کی فرضیت

تحریک جدید کے چندوں کی تحریک کے ابتداء میں اور جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء کے موقعہ پر بھی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بوضاحت فرما دیا تھا۔ کہ تحریک جدید میں صرف انہی لوگوں کا چندہ لیا جائے گا۔ جو اپنے (فریضہ چندہ کے) بقائے ادا کریں گے۔ اور مستقل چندہ بھی پوری شرح سے دیں گے۔ پھر اس تقریر میں فرمایا کہ "تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے۔ کہ اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے۔ تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم ہر دلعزیز والا کام کریں۔ تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتے رہینگے"۔

حضور کے اس ارشاد کے ماتحت امید ہے۔ کہ کوئی دوست لازمی چندوں یعنی چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ کو پس پشت ڈالتے ہوئے تحریک جدید کے چندہ میں حصہ نہیں لیتے ہونگے۔ تاہم اگر کوئی دوست ایسے ہوں۔ جو باوجود لازمی چندوں کے بقایادار ہونے کے شرح مقررہ سے کم یا بے قاعدہ ادا کرنے کے تحریک جدید میں چندہ دے رہے ہیں تو جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان کا فرض ہے۔ کہ اُن کے متعلق نظارت بیت المال میں اطلاع دیں تاکہ حضور کی خدمت میں رپورٹ کی جا سکے :: ناظر بیت المال

دانتوں کی صفائی صحت جسمانی کیلئے نہایت ضروری ہے

انسان کی جسمانی زندگی کا دارو مدار خوراک پر ہے۔ اور صحت کو برقرار رکھنے کے لئے سادہ اور صاف غذا کی ضرورت ہے۔ اگر غذا گندی اور خراب ہو۔ تو اس سے تازہ اور صاف خون پیدا نہیں ہوگا۔ اور اس وجہ سے صحت کا خراب ہونا لازمی ہے۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ غذا جو ہم ہر روز کھاتے ہیں۔ ہمارے لئے مفید بنکر تازہ خون کس طرح پیدا کر سکتی ہے۔ سو عرض ہے۔ ایک تو غذا کو تیار کرتے وقت ہر طرح کی صفائی کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اپنے باورچی خانوں وغیرہ کو خوب صاف کیا جائے۔ لیکن اگر غذا کو بڑی احتیاط کے ساتھ تیار کیا جائے۔ تو بھی وہ خراب اور گندی اور بجائے فائدہ کے مضر ثابت ہو سکتی ہے۔ اس وجہ سے کہ جب ہم اس صاف ستھری غذا کا لقمہ اپنے منہ میں ڈالیں اور ہمارے دانت صاف نہ ہوں۔ تو وہ غذا خراب اور مضر صحت ہو جائے گی۔ اور بجائے فائدہ کے نقصان کا موجب ہوگی۔

کچھ عرصہ منہ بند رکھنے کی وجہ سے اس میں خمیر پیدا ہو کر بدبو آنے لگتی ہے۔ اور وہ ایک قسم کا زہر بن کر دانتوں پر جم جاتا ہے۔ اگر اس حالت میں کھانا کھایا جائے۔ تو وہ زہر غذا کے ساتھ مل کر معدہ میں چلا جاتا ہے۔ اور غذا بجائے فائدہ کے نقصان کا موجب ہوتی ہے۔ اور کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ لہذا گذارش ہے۔ کہ احباب ہر وقت اپنے دانتوں کو صاف رکھنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ دانتوں کی صفائی پر ہماری صحت کا بہت کچھ دارومدار ہے۔

ہر روز مسواک کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے مسواک کی غرض دانتوں کو صاف کرنا ہے۔ چاہے کسی چیز سے صاف کئے جائیں بعض جگہوں پر لکڑی کی مسواک میسر نہیں آتی۔ اس لئے کوئی منجن تیار کر کے پاس رکھنا چاہیئے۔ اور اور ہر روز صبح اُٹھ کر پہلا کام یہ ہو۔ کہ دانت صاف کئے جائیں۔ والدین کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو صبح اٹھکر دانت صاف کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور اُس وقت تک بچوں کو ناشتہ نہ دیں۔ جب تک وہ اپنے دانت صاف نہ کرلیں۔ اور خاص کر والدہ کا یہ فرض ہو کہ ہر روز صبح اپنے ہر ایک بچے کے دانتوں کا معائنہ کرے۔ اس کا یہ فائدہ بھی ہوگا۔ کہ والدین کو اپنے دانت صاف کرنے کا بھی خیال رہے گا۔ پس ہر ایک ماں باپ کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو دانت صاف کرنیکی عادت ڈالیں۔ پھر وہ انشاء اللہ عمر بھر اس نیک عادت کو جاری رکھ کر اپنی صحت کو برقرار رکھنے اور والدین کے لئے ثواب پہنچانے کا موجب ہونگے۔

ہمارے ملک میں عموماً چار قسم کی لکڑی سے مسواک کی جاتی ہے۔ کیکر۔ نیم۔ پھلاہ اور سکھ چین۔ ان سب میں سے اول نمبر پر کیکر کی مسواک ہے۔ باقی سب اس کے بعد ہیں۔ مگر جو بھی میسر ہو سکے استعمال ضرور کریں۔

آج سے چودہ سو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو مسواک کا حکم دے چکے ہیں۔ اور اپنے اُسوہ حسنہ سے ثابت فرما چکے ہیں۔ کہ مسواک کتنی ضروری اور مفید چیز ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ السواك مطهرة للفم مرضات للرب کہ مسواک سے منہ پاک صاف رہتا ہے۔ اور اللہ تعالٰے کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ دنیا میں کون شخص ہے جو یہ نہیں چاہتا۔ کہ مجھے اللہ تعالٰے کی رضا اور خوشنودی حاصل ہو۔ اس لئے جو لوگ اللہ تعالٰے کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اپنا منہ صاف کر کے خدا تعالٰے کا نام لیں۔ اور پاک و صاف منہ سے دعائیں مانگیں۔ تاکہ اللہ تعالٰے کی رضا اور خوشنودی حاصل ہو۔

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ما جاءني جبريل قط الا امرني بالصلٰوة۔ کہ جب بھی جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے مجھے نماز کے ساتھ مسواک کی تاکید کی۔ نیز آپؐ نے مسواک کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ تفضل الصلوٰة التي يستاك لها على الصلوٰة التي لا يستاك لها سبعين ضعفًا۔ کہ وہ نماز جو مسواک کر کے ادا کی جائے۔ ایسی نماز سے جو مسواک کے بغیر ادا کی جاوے ستر گنے زیادہ ثواب رکھتی ہے۔

پس ہر ایک احمدی کو کوشش کرنی چاہیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ اور حضور کے ارشادات پر چل کر مسواک کرنے کی عادت ڈالے۔ اور ہمیشہ دانت صاف کرتے وقت یہ نیت رکھے۔ کہ یہ خدا اور اس کے رسول کا حکم ہے۔ اس لئے میں دانت صاف کر رہا ہوں اس طرح جہاں مسواک ہماری صحت کو برقرار رکھنے کا موجب ہوگی۔ وہاں ہمارے لئے ثواب کا موجب بھی ہوگی۔ اور ہم خدا تعالٰے کی رضاء اور خوشنودی کے حق دار ہوں گے ٭

خاکسار، ڈاکٹر ملک ممتاز احمد خان دنداں ساز قادیان۔

دفاتر وزارت کیلئے کلرکوں کی ضرورت

۲۶ فروری کو مذکورہ بالا اسامیوں کے لئے لاہور دہلی۔ الہ آباد اور بمبئی میں مقابلہ کا امتحان ہوگا۔ درخواست مجوزہ فارم پر اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی ہو۔ فارم اور پوری تفاصیل حاصل کرنے کے لئے سیکرٹری فیڈرل پبلک سروس کمیشن شملہ کو لکھنے سے مل سکتی ہیں۔ تعلیمی قابلیت کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا انٹرنس پاس یا کیمرج یا اس کے برابر کا کوئی امتحان پاس کیا ہو عمر ۱۷۔ اور ۱۹ سال کے درمیان یا ۱۷ اور ۲۲ سال کے درمیان بشرطیکہ امیدوار

تریاق معدہ۔ معدہ کی تمام قسم کی امراض کو دور کرنے اور قوت ہاضمہ کو بڑھانے کیلئے لاثانی دوا ہے۔
قیمت: ۱۰ ٹکیاں ۸ پیکنگ و محصولڈاک بذمہ خریدار
عزیز کار بالک منجن سٹورز ریلوے روڈ قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کے شکار اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی "سرمہ ممیرا خاص" جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں قیمت فی تولہ ۱۲ چھ ماشہ ۷ تین ماشہ ۴

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

36

ضروری گذارش الفضل کے جن خریدار اصحاب نے وی پی رکوا کر الفضل کا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ ازراہ کرم بہت جلد ادائگی فرماویں۔ کیونکہ روزمرہ کے اخراجات کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ احباب کو ہمیشہ یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ الفضل کا چندہ بروقت اور باقاعدگی سے ادا کرنا نہایت ضروری ہے۔ (مینجر الفضل)

بنارس سے فرمائش بنارس سے ایک معزز دوست نے اپنے ۶ر دسمبر کے خط میں حسب ذیل اشیاء طلب فرمائی ہیں:-

"(۱) دو تولہ موتی ۶۰ روپے تولہ والے درجہ اول روانہ کردیں (۲) عنبر ایک تولہ ہمراہ آدھ سیر رُوحِ نشاط روانہ فرماویں (۳) ایک سو گولی حبِ جواہر مہرہ عنبری یعنی محافظ شباب گولیاں ہمراہ پارسل رُوحِ نشاط روانہ کریں (۴) شنگرف ایک تولہ بھی ارسال ہو۔"

طبیہ عجائب گھر قادیان

قادیان کی معزز ہستیاں اور موتی سرمہ

شاہی حکیم حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ کے صاحبزادگان تحریر فرماتے ہیں کہ "پچھلے دنوں ہمارے ایک عزیز کو آشوب چشم اور ککروں کی سخت شکایت تھی۔ اس سے قبل اور بھی کئی ایک ادویہ استعمال کی گئیں۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپکا موتی سرمہ سب سے زیادہ مفید اور کامیاب رہا۔ درحقیقت یہ بہت ہی قابل قدر چیز ہے۔"

دُنیا مان گئی ہے کہ ضعفِ بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ سُرخی ابتدائی موتیا بند وغیرہ۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔

قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ۔ محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:- مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

جلسہ سالانہ کی تقریب پر
۲۱ر دسمبر ۱۹۴۳ء سے ۴ر جنوری ۱۹۴۴ء تک خاص رعایت

ہر مشہور دوکان سے

کوئن

خریدیں!

کوئن گولڈن پلز
طاقت کی بینظیر گولیاں
نہایت بیش قیمت اجزاء سے مرکب دو روپیہ میں بارہ

کوئن ٹیبلٹ
ملیریا کی کامیاب دوا
دو روپیہ میں ایکسو بیس ٹکیہ

کوئن پاؤڈر
امراض مخصوصہ کا بہترین علاج
مکمل خوراک پونے دو روپے

بنگال کیلئے سٹاکسٹس } فرینک راس اینڈ کمپنی لمیٹڈ کلکتہ

مینوفیکچررز:- دی کوئن سٹورز قادیان

اپنی تمام طبّی ضرورتوں کیلئے!

دواخانہ نورُالدّین رضؓ

میں تشریف لائیں

دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۱۲ ؍ دسمبر۔ حکومت پنجاب نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ حکومت پنجاب لگاتار خوردنی اجناس پر کنٹرول کرنے کی مخالفت کرتی رہی ہے، پنجاب اسمبلی نے کنٹرول کے متعلق جو متفقہ فیصلہ کیا تھا۔ گورنمنٹ نے پوری قوت سے اسکو منوانے کی کوشش کی۔ لیکن پنجاب گورنمنٹ کے دلائل اکثریت پر غالب نہ آسکے۔ حال ہی میں وزارت پنجاب نے وائسرائے ہند سے اس سلسلہ میں مبادلہ انکار کیا۔ اس ملاقات آخر الذکر نے وزراء پنجاب کو مطلع کیا کہ ملک کی موجودہ حالات اور خاص کر بنگال کی ناگفتہ بہ حالت کے پیش نظر میرے مشیروں کی رائے یہ ہے کہ خوردنی اجناس کے متعلق ملک بھر میں یکساں پالیسی پر عملدرآمد نہایت ضروری ہے۔ وائسرائے نے یہ بھی بتایا کہ حکومت ہند بہت غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ موجودہ صورت حالات کو درست کرنے کا موثر ترین ذریعہ صرف یہی ہے کہ قیمتوں پر کنٹرول کر لیا جائے۔ ان حالات میں حکومت پنجاب نے بادل نخواستہ یہ فیصلہ کیا کہ جنگ کو کامیابی سے جاری رکھنے کی مساعی میں اشتراک کرنے اور ملک کے عام مفاد کے تحفظ کے پیش نظر حکومت ہند کے مذکورہ بالا فیصلے پر عمل کیا جائے۔

حکومت ہند کا یہ ارادہ ہے کہ نہ صرف گندم ہی کی کم سے کم قیمت مقرر کی جائے۔ بلکہ ہندوستان کے تمام صوبوں میں ہر ضروری غلہ پر کنٹرول کیا جائے۔ گندم اور فصل ربیع کی دیگر پیداوار پر اس وقت کنٹرول ہوگا۔ جبکہ نئی فصل منڈیوں میں آجائے گی۔ حکومت ہند نے یہ بھی یقین دلایا ہے کہ کاشتکاروں اور عام لوگوں کے استعمال کی دیگر اشیاء پر جتنی جلدی ہو سکے۔ کنٹرول کیا جائے۔ تاکہ ہر شخص کو مناسب قیمت پر ضروریات زندگی دستیاب ہو سکیں۔ جونہی حکومت ہند اور دیگر صوبوں کے مشورہ کے بعد اس سلسلہ میں مفصل فیصلہ پنجاب گورنمنٹ کو موصول ہوگا۔ خوردنی اجناس اور دیگر اشیاء کے نرخوں کا فوراً اعلان کر دیا جائے گا۔ حکومت پنجاب نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ جونہی تسلی بخش انتظامات پایۂ تکمیل کو پہنچیں۔ صوبہ کے اہم اور بڑے شہروں میں راشن سسٹم کی پالیسی پر عمل شروع کر دیا جائے۔

قاہرہ ۱۲ ؍ دسمبر۔ سٹاک ہالم سے اطلاع ملی ہے کہ ترکیہ اور بلغاریہ کی سرحد بند کر دی گئی ہے۔ اس اثناء میں بلقان کی اطلاعات بھی ظاہر کر رہی ہیں کہ دونوں ملکوں کی سرحد بند ہو گئی ہے۔ مصر کے سیاسی حلقے ان اطلاعات سے بڑی دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔ بلقانی حلقوں کا بیان ہے کہ سرحد کی بندش کے نتیجے پر ترکوں اور جرمنوں کے تصادم بھی ہوئے۔ اگرچہ اس قسم کی اطلاعات بھی ملی ہیں۔ کہ فریقین کو ان تصادم میں جانی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ لیکن ابھی تک ان خبروں کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

مدراس ۱۳ ؍ دسمبر۔ مدراس کے طلباء کا ایک ڈیپوٹیشن بنگال کا دورہ کرنے والا ہے۔ یہ طلباء اپنے ساتھ فاقہ زدہ اور مفلوک الحال لوگوں میں بانٹنے کے لئے دوائیں اور کپڑے لے جائیں گے۔

نئی دہلی ۱۲ ؍ دسمبر۔ گورنمنٹ ہند کے ڈیفنس ممبر سر فیروز خان صاحب نون اور بیگم نون نے زخمی ہندوستانی سپاہیوں کو چائے کی دعوت دی۔ یہ سپاہی کئی میدانہائے جنگ سے لوٹ کر آئے ہیں۔

حیدر آباد ۱۳ ؍ دسمبر۔ بنارس یونیورسٹی کے چانسلر نے حیدر آباد میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان کو اقوام عالم میں بلند مرتبہ اسی صورت میں حاصل ہوگا۔ جبکہ ہر ہندوستانی تعلیم حاصل کر لے گا۔

نئی دہلی ۱۳ ؍ دسمبر۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے انفرمیشن ممبر سر سلطان احمد نے کل کلکتہ ریڈیو سے تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ بنگال کو گورنمنٹ آف انڈیا مدد دینے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ اس موقع پر پبلک کو گورنمنٹ کے ساتھ پورا تعاون کرنا چاہیئے۔ اگرچہ بنگال میں حالات درست ہوئے ہیں۔ لیکن ابھی اور کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

واشنگٹن ۱۳ ؍ دسمبر۔ بحر الکاہل جنوبی میں بونگا کے دریائے ٹونان کے ساتھ ساتھ کئی چوکیاں دشمن سے چھین لی گئی ہیں۔ امریکن جہاز بوگن ویل کے جزیرہ پر زور کے حملے کر رہے ہیں۔

ماسکو ۱۲ ؍ دسمبر۔ گذشتہ چار ہفتوں میں آج پہلی بار کیف کے بلند مورچہ سے دشمن پر حملے شروع کئے گئے ہیں۔ اور کئی جگہ پر پھر قبضہ کر لیا ہے۔ جرمن اب صرف ایک تنگ علاقہ میں حملہ کر رہے ہیں۔ اور ان کا زور کم ہوتا جا رہا ہے۔ روسی فوجیں جرمنوں کے ٹینکوں کو بہت نقصان پہنچا رہی ہیں۔

لنڈن ۱۳ ؍ دسمبر۔ اٹلی میں پانچویں فوج کے مورچہ پر جرمنوں کے دو حملوں کو روک لیا گیا۔ جرمنوں نے یہ حملے مینانو کے پاس کئے تھے۔ مگر بھاری گولہ باری کی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکے۔ آٹھویں فوج دریائے مورو کے شمال میں اپنا مورچہ مضبوط اور چوڑا کر رہی ہے۔ دشمن ایک ایک گز زمین کے لئے کٹ کر مر رہا ہے۔

انقرہ ۱۲ ؍ دسمبر۔ مصدقہ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جرمن گذشتہ پندرہ دن سے پولینڈ کے راستے روسی محاذ پر زبردست فوجیں بھیج رہے ہیں۔ اندازہ یہ ہے کہ روسیوں کے سردیوں والے بڑے حملے کے آغاز سے پیشتر روسیوں پر پوری شدت کا حملہ کر دیں گے۔ جرمن ہائی کمان نومبر کے اختتام سے اسوقت تک مشرقی پولینڈ کی ریلوے لائنوں بالخصوص وارسا۔ دوف ریلوے کے ذریعے فوجوں۔ توپوں۔ اور جنگی سامان کی بھری ہوئی ٹرینیں بھیجتے رہے ہیں۔ ان ریلوے لائنوں سے سویلین آبادی کو استفادہ کرنے کا قطعی طور پر کوئی حق نہیں دیا جا رہا۔

لنڈن ۱۳ ؍ دسمبر۔ آٹھویں فوج دشمن کا سخت مقابلہ کرتی ہوئی اور آگے بڑھ گئی ہے۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے ہوائی جہازوں نے کوئی خاص سرگرمی نہیں دکھائی۔ تاہم فائٹروں نے تاراچینا پر جو اٹلی کے مغربی کنارہ پر ہے حملہ کیا۔

ماسکو ۱۲ ؍ دسمبر۔ ایک ماہ کی زبردست لڑائی کے بعد کیف کے مورچہ پر روسیوں کا پلہ بھاری ہو گیا ہے۔ انہوں نے بہت سے شہروں اور دیہات کو دشمن کے قبضہ سے نکال لیا ہے۔ روسی بکثرت سامان جنگ اور کمک بھیج رہے ہیں۔

لنڈن ۱۳ ؍ دسمبر۔ مسٹر روز ویلٹ تہران اور قاہرہ کی کانفرنسوں سے واپس جاتے ہوئے جبرالٹر بھی ٹھہرے۔

لنڈن ۱۲ ؍ دسمبر۔ رائٹر کے نامہ نگار خصوصی نے ماسکو سے اطلاع دی ہے کہ کیف کے محاذ پر جرمن فوجیں روسیوں پر زبردست حملے کر رہی ہیں۔ ان فوجوں کی امداد کے لئے ٹینکوں اور طیاروں کی بڑی تعداد بھی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سٹالن گراڈ

نہایت باموقع مکان قابل فروخت

ایک مکان تمام عمارت پختہ رقبہ ۱۴ مرلہ واقعہ محلہ دارالبرکات نزد گلگت ہوس ہے۔ جس میں ایک دالان ۲۸ فٹ × ½ ۱۱ فٹ اس کے دونوں پہلوؤں میں دو کمرے ۱۴ فٹ × ½ ۱۱ فٹ سامنے برآمدہ ۲۸ فٹ × ۹ فٹ برآمدے کے ہر دو پہلو میں دو کمرے ۹ فٹ × ۹ فٹ۔ ایک بیٹھک ½ ۲۱ فٹ × ½ ۱۱ فٹ باورچی خانہ و غسل خانہ معہ نلکا۔ کمروں اور صحن میں فرش پختہ۔ سیڑھیاں اور چھت پر پردے پختہ

المشتہر

چوہدری حاکم الدین و محمد الدین لوکل ایجنٹس قادیان